Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احباب سلسلہ احمدیہ

ربوہ ۱۴ اپریل (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ

لاہور ۱۶ اپریل۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کو کئی روز سے متواتر بخار اور دانت میں درد کی شکایت ہے۔ دل کی حالت بھی ان دنوں مسلسل کمزور رہی ہے۔ عام ضعف کی شکایت بھی زیادہ ہے۔ احباب نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا فرمادیں

حکومت پنجاب لیبر کانفرنس بلائیگی

وزیر اعلےٰ پنجاب افتتاح فرمائینگے

لاہور ۱۶ اپریل: حکومت پنجاب نے ایک لیبر کانفرنس طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں یہ غور کیا جائے گا کہ کارخانوں میں کام کرنیوالے مزدوروں کی حالت سدھارنے کے لئے کیا مناسب اقدام کرنے چاہئیں۔ اس کانفرنس میں مزدوروں مالکوں اور ان سرکاری محکموں کے نمائندے شریک ہوں گے جو محنت کشوں کو ملازم رکھتے ہیں۔

یہ کانفرنس پنجاب میں اپنی قسم کی پہلی کانفرنس ہے یہ ۱۳ اور ۱۴ مئی ۱۹۵۲ء کو اسمبلی چیمبر میں منعقد ہوگی اور اس کا افتتاح صوبے کے وزیر اعلےٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کریں گے۔

پنجاب کے وزیر ترقیات سید علی حسین شاہ گردیزی اس کانفرنس کی صدارت کریں گے۔ اس کانفرنس میں مزدوروں کے بعض اہم مسائل پر غور کیا جائے گا۔ نئے لیبر ڈیپارٹمنٹ نے اس کانفرنس کے لئے ایک جامع ایجنڈا تیار کیا ہے۔ اس ایجنڈا میں لیبر کی پالیسی کے بارے میں عام باتوں کے علاوہ جن مسائل پر غور ہوگا۔ ان میں یہ بھی شامل ہیں۔ اول مزدوروں سے متعلق نئے قوانین کی منظوری اور موجودہ قوانین کی تجدید و ترمیم۔ تاکہ وہ بدلے ہوئے حالات کے لئے موزوں ثابت ہوں۔ دوم کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے لئے لازمی پراویڈنٹ کی سکیم۔ سوم مزدوروں کا معیار زندگی بلند کرنے کے مناسب اقدامات پر غور کرنا۔ چہارم مزدوروں اور مالکوں کی مشترکہ کمیٹیوں کی تشکیل اور ان کا مؤثر کارگزاری کا انتظام۔ پنجم مزدوروں کے لئے تفریح کے مرکز اور ان کے کنٹین قائم کرنا اور ششم رجسٹرڈ ٹریڈ یونینوں کو تسلیم کرنا۔

طونس کے قومی مطالبات کو پورا کرنیکے لئے ہم اپنی مساعی برابر جاری رکھینگے (پروفیسر بخاری)

گو فرانس نے وقتی طور پر سلامتی کونسل میں کامیابی حاصل کی ہے لیکن رائے عامہ اسکے خلاف ہے (فرانسیسی اخبارات)

نیویارک ۱۶ اپریل۔ مجلس اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے پروفیسر بخاری نے اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ عرب ایشیائی ممالک یہ کوشش برابر جاری رکھیں گے کہ سلامتی کونسل مسئلہ طونس کے متعلق ضروری اقدام کرے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ یہ مسئلہ طونس کا علاقائی مسئلہ نہیں بلکہ اس سے امن عالم کو شدید خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ شاید فرانس یہ عذر پیش کرے کہ یہ معاملہ طونس اور فرانس کا نجی معاملہ ہے۔ اس لئے بیرونی مداخلت جائز نہیں۔ لیکن اس صورت میں بھی سلامتی کونسل اس مسئلے پر بحث کرنے کی مجاز ہے۔ آج عرب ایشیائی ممالک کے نمائندوں نے غیر سرکاری طور پر یہ انکشاف کیا کہ ان کی حکومتوں نے جنرل اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

امریکہ کی مزدور فیڈریشن اور کانگریس آف انڈسٹریل آرگنائزیشن نے ایک مشترکہ بیان میں مسئلہ طونس کے سلسلے میں امریکی رویے پر کڑی نکتہ چینی کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ امریکہ کو چاہیئے کہ وہ فرانس پر زور ڈالے کہ وہ صلح جو رویہ اختیار کرے۔ نیز فرانس کے دائیں اور بائیں بازو والے اخبارات نے لکھا ہے۔ گو سلامتی کونسل میں فرانس کو وقتی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لیکن رائے عامہ سخت ان کے خلاف ہے۔ طونس کے لیڈروں نے کہا کہ اس سے ہماری ہمتیں پست نہیں ہوئیں۔ بلکہ ہم زیادہ جوش سے اپنے قومی مطالبات کو پورا کرانے کی کوشش کریں گے

امریکہ میں جماعت احمدیہ کی پانچویں کامیاب سالانہ کنونشن

واشنگٹن ۱۶ اپریل۔ جماعت احمدیہ کی شاندار پانچویں سالانہ کنونشن ۱۲ اور ۱۳ اپریل کو بمقام ڈیٹن اوہائیو (Dayton Ohio) نہایت کامیابی سے منعقد ہوئی۔ امریکہ کے اطراف و جوانب سے احمدیہ مشنوں کے وفود نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ کنونشن میں جماعت کی آئندہ سال کی مساعی اور تبلیغی سرگرمیوں کے سلسلے میں ضروری ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ نے اپنے علیحدہ سالانہ اجلاس منعقد کئے۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت اماں جان کے لئے خصوصیت سے دعائیں کی گئیں۔ جماعت کی آئندہ کنونشن نیویارک میں بلائی جائے گی۔

پنجاب کی گندم کی فصل

۱۹۵۱-۵۲ء

لاہور ۱۷ اپریل۔ پنجاب کی فصل گندم بابت ۱۹۵۱-۵۲ء کے دوسرے اندازے کے مطابق اس فصل کے کل ۵۰ زیر کاشت رقبہ کا تخمینہ فروری ۱۹۵۲ء کے آخر تک ۴۲۰۱۷۰۰ ایکڑ لگایا گیا تھا۔ جو سال ماسبق کے اندازے اور اصل رقبہ کے مقابلہ میں ۱۱۳ اور ۴۶۳ فیصد کم ہے جنوری اور فروری کے مہینوں میں معمولی مگر بروقت بارشوں کی وجہ سے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی حالت تاحال تشویشناک ہے

احباب انفرادی اور اجتماعی دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۶ اپریل۔ مکرم جناب ناظر صاحب اعلےٰ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:-

حضرت ام المومنین اطال اللہ تعالیٰ عمرہا پر گذشتہ ۲۴ گھنٹے سے نیم بیہوشی کی حالت ہے۔ خوراک نہایت کم ہوگئی ہے۔ بخار بدستور ہے۔ دل کی حرکت کمزور اور بے قاعدہ ہے۔ حالت سخت تشویشناک ہے

تار کے انگریزی الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:-

Hazrat Ammanjan in Semi-Conscious State for last 24 hours, taking very little food fever persisting and heart beats weak and irregular causing great anxiety.

احباب دعا جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ (آمین)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس ایبٹ روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت میں قربانی اور اخلاص کا ایمان افروز منظر

نمائندگان نے بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کیلئے چند لمحوں میں چار ہزار سے زائد روپیہ نقد اپنے آقا کے حضور پیش کر دیا

ہر طبقہ میں سعید الفطرت روحیں موجود ہیں پس اپنے اپنے طبقہ میں تبلیغ کرو مگر زندہ تبلیغ کرو (امیر المومنین)

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

ربوہ ۱۳ اپریل آج صبح ساڑھے سات بجے مجلس مشاورت کے تیسرے دن کا آخری اجلاس شروع ہوا۔ شام سے آئے ہوئے ایک طالب علم سلیم جابی صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی جس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دعا فرمائی۔ دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کے متعلق مختلف احباب نے جو تقریریں فرمائی تھیں ان پر تبصرہ کرتے ہوئے اہم ہدایات ارشاد فرمائیں:۔

مجلس شوریٰ کا ہال

حضور نے فرمایا اس وقت ہم لجنہ اماء اللہ کے ہال میں مجلس شوریٰ کا اجلاس کر رہے ہیں حالانکہ ہمارے لئے ضروری تھا کہ اس وقت تک ہم اپنا ہال تیار کر چکے ہوتے۔ شوریٰ کا ہال تعمیر کرنے کی لئے اس وقت ہی منظوری دی گئی تھی جب لجنہ کے ہال کی منظوری دی گئی تھی لیکن یہ ہال تیار بھی ہو چکا ہے۔ اور اس ہال کی تعمیر ابھی شروع بھی نہیں ہوئی۔ میں ہدایت دیتا ہوں کہ آئندہ سال تک مجلس شوریٰ کا ہال ضرور تیار ہو جانا چاہیئے:۔

ہالینڈ اور امریکہ میں مساجد تعمیر کرنے کے لئے چندہ

حضور نے فرمایا اب کمیٹی بیت المال کی تجویز کے مطابق بیرونی ممالک میں مساجد بنانے کے لئے چندہ کی فراہمی کو آئندہ سال تک ملتوی کر دیا گیا ہے لیکن ہالینڈ اور واشنگٹن کی مساجد کے چندوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ یہ تحریکیں پہلے سے جاری ہیں اور بہر حال جاری رہیں گی۔ مجھے افسوس ہے کہ جماعت نے اس تحریک کی طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ حالانکہ اگر شادی بیاہ پر بچوں کی ولادت پر یا ملازم ہونے اور سالانہ ترقی کے مواقع پر ہی دوست بطور شکرانہ اس مد میں کچھ چندہ دے دیا کریں۔ تو کافی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ اور کوئی خاص بوجھ بھی محسوس نہیں ہو سکتا۔

مختلف طبقوں کے لئے چندہ کی تعیین

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نمائندگان کے مشورہ سے جماعت کے مختلف طبقوں کی طرف سے اس چندہ میں حصہ لینے کے لئے مندرجہ ذیل طریق تجویز فرمائے۔

(۱) ملازم پیشہ دوستوں کو جو سالانہ ترقی ملا کرے اس میں سے پہلے مہینہ کی ترقی کی رقم وہ مسجد فنڈ میں دے دیا کریں۔

(۲) بڑے بڑے پیشہ ور احباب مثلاً وکلاء ڈاکٹر۔ کنٹریکٹر وغیرہ سال میں ایک دفعہ اپنی ایک مہینے کی آمد کا پانچ فیصدی اس مد میں دے دیا کریں۔

(۳) چھوٹے پیشہ ور اصحاب مثلاً مستری لوہار وغیرہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو ایک دن مقرر کر کے) اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ اس چندہ میں دے دیا کریں۔

(۴) چھوٹے طبقہ کے تاجر ہفتے میں ایک دن مقرر کر لیں۔ اس دن وہ اپنے پہلے سودے کا نفع اس مد میں دے دیا کریں۔

(۵) بڑے تاجر اور آڑھتی وغیرہ مہینے میں ایک دن مقرر کر لیں۔ اس دن کے پہلے سودے کا منافع اس مد میں دے دیا کریں۔

(۶) زمیندار احباب ایک ایکڑ زمین میں سے ایک کرم کے برابر ہر فصل میں سے اس چندہ کے لئے الگ کر لیا کریں۔ اس کی نسبت قریباً ۸ آنے سینکڑہ بنتی ہے۔ یعنی اگر سو روپے کی فصل ہو تو اس میں سے ہر زمیندار آٹھ آنے مسجد فنڈ کے لئے ادا کر دیا کرے۔

یہ قاعدہ سوائے چارہ کے باقی ہر فصل مثلاً گندم کپاس وغیرہ پر حاوی ہوگا۔

مندرجہ بالا طبقوں کے تمام نمائندگان نے کھڑے ہو کر بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ مجوزہ طریق کے مطابق باقاعدہ التزام کے ساتھ مساجد فنڈ میں چندہ دے دیا کریں گے بلکہ کئی دوستوں نے حضور کی خدمت میں یہ عرض کی کہ ان کے لئے کم چندہ رکھا گیا ہے۔

ایک ایمان افروز منظر

اس موقعہ پر سیالکوٹ کے ایک تاجر دوست محمد یعقوب صاحب نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک سو روپیہ نقد اس فنڈ کے لئے پیش کر دیا۔ انہیں دیکھ کر نقد روپیہ حضور کی خدمت بابرکت میں پیش کرنے کی ایک عام رو قلوب میں پیدا ہو گئی۔ اور احباب بصد ذوق و شوق یہ کوشش کرنے لگے کہ جو کچھ ان سے ہو سکے وہ سب سے پہلے حضور کی خدمت میں بطور چندہ پیش کر دیں۔ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں حضور کے ارد گرد اتنا ہجوم ہو گیا کہ نظم و ضبط کی خاطر انہیں لائنوں میں کھڑا کرنا پڑا۔ چنانچہ دیکھتے دیکھتے چار ہزار سے زائد روپیہ نقد اور ایک ہزار روپیہ سے زائد کے وعدے وصول ہو گئے۔

خواتین کی طرف سے ۹۰/۶/- روپے نقد کے علاوہ دو طلائی انگوٹھیاں بھی بطور چندہ حضور کی خدمت میں پیش ہوئیں (خواتین کا چندہ تعمیر مسجد ہالینڈ کے لئے صرف ہوگا) الحمد للہ علیٰ ذالک

چندہ دینے کا یہ سلسلہ ابھی جاری تھا۔ کہ حضور نے مجلس کی کارروائی کی خاطر مجبوراً اسے روک دینے کا اعلان کیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ مزید چندے اور وعدے مسجد فنڈ کے لئے بعد میں بھیجے جائیں۔ اور اس سلسلہ میں تمام چندہ دفتر وکیل المال تحریک جدید کو بھیجا جائے۔

تبلیغ کی اہمیت

اس کے بعد حضور نے تبلیغ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا تھا ہر گروہ اور ہر طبقہ کے احمدیوں کو اپنے اپنے گروہ اور طبقہ میں تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اس بارے میں بڑی کوتاہی سے کام لیا جاتا ہے۔ خصوصاً بڑے طبقہ سے تعلق رکھنے والے بعض احمدیوں کو اپنے طبقہ میں تبلیغ کرنا ذرا گراں گزرتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ انہیں تبلیغ کی اہمیت کا احساس نہیں اور اس لئے بھی نہیں کہ انہیں مسائل سے واقفیت نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طبقہ میں تبلیغ کرنا بے فائدہ ہے۔ حالانکہ یہ غلط بات ہے ہر طبقہ اور ہر گروہ میں سعید الفطرت روحیں موجود ہوتی ہیں۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ صداقت کو قبول کرنے والے غرباء ہی ہوتے ہیں۔ اس کا غلط مفہوم ہی سمجھ لیا گیا ہے۔ غرباء کی چونکہ دنیا میں اکثریت ہے۔ اس لئے لازماً غرباء ہی صداقت کو بھی زیادہ قبول کرتے ہیں۔ مگر اس کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ امیر اور دنیوی لحاظ سے وجاہت رکھنے والے لوگوں میں صداقت کو قبول کرنے کی اہلیت ہی نہیں ہوتی۔ آج اگر یہ طبقہ صداقت کو قبول نہیں کرتا۔ تو اس کی وجہ ہماری سستی ہے۔ ہم نے اس طبقہ میں ایسے رنگ میں تبلیغ کی ہی نہیں۔ جو مؤثر ثابت ہو سکے اسی طرح علماء سے تعلق رکھنے والے طبقہ میں بھی تبلیغ کی بڑی ضرورت ہے آخر مولویوں میں بھی سعید الفطرت لوگ ہوتے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم انہیں چھوڑ دیں۔ پس خوب تبلیغ کرو اور زندہ تبلیغ کرو۔ یہ نہیں کہ کوئی شخص تمہارے پاس آ گیا۔ تو اسے تبلیغ کر دی۔ بلکہ خود جاؤ۔ تعلقات بڑھاؤ۔ اور پھر ہمدردی اور دلسوزی کے ساتھ انہیں تبلیغ کرو کہ یہی ہماری کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔

مشرقی پاکستان کے احمدیوں سے خطاب

حضور نے مشرقی پاکستان میں تبلیغ کی اہمیت اور انکی طرف سے مزید مالی امداد کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا انہیں بے شک مرکز سے مزید مالی امداد کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہاں پر ہم جتنا بھی خرچ کریں کم ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ ہم پر ہی انحصار رکھ کر بیٹھے رہیں۔ انہیں محسوس کرنا چاہیئے کہ تبلیغ کرنے کی جس طرح ہم پر ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اسی طرح ان پر بھی ہوتی ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ ان کی ذمہ واری صرف مشرقی بنگال تک محدود ہے۔ یاد رکھو کسی مومن کے ذمہ محض اس کا اپنا گھر اپنا شہر اپنا ضلع اپنا صوبہ یا اپنا ملک نہیں ہے۔ بلکہ اس کے ذمہ ساری دنیا تک پیغام حق پہونچانا ہے۔ پس اپنے اندر اعزاز نفس پیدا کرو۔ جس حد تک مرکز سے مالی مدد مل سکتی ہے ضرور حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ لیکن اس پر انحصار نہ رکھو بلکہ اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے سیلون، انڈونیشیا۔ سنگاپور وغیرہ میں جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یہ وہ ممالک ہیں جو ہمارے حصہ کا چندہ بھی پورا دیتے ہیں۔ اور پھر اپنے اپنے مقامات پر خوب کام کرتے ہیں۔ پس اگر یہ ممالک مرکز سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر ہونے کے باوجود کام کر سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ مشرقی پاکستان کی جماعتیں کام نہ کریں۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے میرے ہاتھ سے سلسلے کے بڑے بڑے کام لئے ہیں۔ لیکن میں اپنی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ جو سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے اور جماعت پر ایک نازک وقت آیا۔ تو میں نے آپ کی نعش مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر اپنے خدا سے یہ خاموش عہد کیا تھا۔ کہ خواہ ساری جماعت

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۲ء

شیخ عبداللہ کی تقریر کا نفسیاتی پہلو

پنڈت نہرو نے جو بیان شیخ عبداللہ کی تردید میں دیا ہے۔ وہ شاید بظاہر شیخ عبداللہ کے بیان کی تردید معلوم ہوتا ہے۔ لیکن درحقیقت اس کی تائید ہے۔ پنڈت جی کو جو اعتراض ہے۔ وہ شیخ عبداللہ کے انداز اور لب ولہجہ پر ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ شیخ عبداللہ کی تقریر پرجا پریشد کی مفسدانہ سرگرمیوں تک ہی محدود رہتی۔ عام فرقہ وارانہ ذہنیت کی پردہ دری نہ ہوتی

پنڈت نہرو کا خیال یہ ہے کہ شیخ عبداللہ کے ذہن میں کچھ حقائق تھے جن سے متاثر ہو کر انہوں نے ذرا عمومی رنگ میں بھارت کے ایسے تمام لوگوں کی ذہنیت کا بھی ساتھ ہی تجزیہ کر ڈالا ہے۔ جو کشمیر میں بھارتی قانون جلد از جلد نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کو بھارت کا ایک جزو بنانے کے لئے بے قرار ہیں۔ پنڈت جی کے خیال میں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ شیخ عبداللہ کی تقریر کا محرک خواہ پرجا پریشد کی مفسدانہ سرگرمیاں ہی ہوئی ہوں۔ لیکن آپ کا بے اختیار تمام بھارتی ماحول اور ذہنیت کا جائزہ لے ڈالنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ کشمیر کے متعلق جو کچھ بھارت کے گزشتہ غلط اور غیر منصفانہ رویہ کا نقش آپ کے لاشعور میں گہرا ہوتا گیا ہے۔ وہ یکدم راہ پاتے ہی سطح شعور پر پھوٹ پڑا ہے۔ اور زبان پر جاری ہوگیا ہے۔ جس نے آپ کے لب ولہجہ کو اس احتیاط سے محروم کردیا جو پنڈت نہرو کے خیال میں انہیں برتنی چاہیئے تھی۔ یہ ایک قدرتی بات تھی جو ہو چکی ہے۔ تیر کمان سے نکل چکا ہے۔ اور اب نہ تو پنڈت نہرو کی صفائی اور نہ خود شیخ عبداللہ کی تصریحات جیسا کہ انہوں نے اپنی ایک بعد کی تقریر میں کرنا بھی چاہی ہیں اس کا تدارک کرسکتی ہیں۔ اور نہ اقوام عالم کے دلوں میں بھارت کی غیر منصفانہ روش کے اس برے اثر میں جو پہلے ہی موجود ہے۔ اضافہ کی روک تھام ہو سکتی ہے۔

جب یہ دیکھا جائے کہ شیخ عبداللہ کی موجودہ پوزیشن محض بھارت حکومت کے رحم پر منحصر ہے۔ تو آپ کی تقریر کے الفاظ اور بھی پُر معنے ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک سیکولر حکومت کے پردہ آہنی کے پس منظر کا ایک بھیانک تصور بیدار کرتا ہے۔

اس لئے ہمیں امید ہے کہ پنڈت نہرو اور بھارت کے ذمہ وار فہمیدہ لیڈر بجائے شیخ عبداللہ کی تردید یں شائع کرنے کے ان اسباب کا قلع قمع کرنے میں اپنا زور لگا دیں گے۔ جن کے اٹل اثر کے ماتحت شیخ عبداللہ کی زبان پر ایسی یاس انگیز تقریر بے اختیار جاری ہو گئی ہے۔

کشمیر کے متعلق بھارت نے جو غلط رویہ اختیار کر رکھا ہے شیخ عبداللہ سے زیادہ اور کون اسے سمجھ سکتا ہے۔ اور ایک انسان خواہ کتنا بھی جبری ریاکاری کی مشق کرے۔ حق کبھی نہ کبھی اس کی ضمیر اور ضمیر سے زبان تک راہ نکال ہی لیتا ہے۔ خواہ چند لمحوں کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ ایک انسان ہمیشہ تک محض تصور کے بل پر ایک غیر حقیقی موقف پر جا نہیں رہ سکتا۔ کبھی نہ کبھی وہ ضرور لڑکھڑا جاتا ہے۔ اسے آپ بے احتیاطی کا لمحہ کہہ لیجئے مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

شیخ عبداللہ خلاف حقیقت جانتے بوجھتے اپنی طبیعت پر جبر کر کے اپنے آپکو اس بات کا یقین دلانے کی کوشش میں ایک مدت مصروف رہے ہیں کہ بھارت واقعی ایک سیکولر حکومت ہے اور ہندو کی مستقل فرقہ وارانہ ذہنیت بدل گئی ہے۔ یا بدل سکتی ہے۔ مگر جو کچھ وہ واقعی دیکھتے رہے ہیں۔ وہ خود آپ کے مصنوعی اور جبری یقین کی تردید کرتا رہا ہے۔ اور آخر ایک بے احتیاطی کے لمحہ میں حقیقت ان کے تصنع پر بھاری ثابت ہوئی ہے۔ اور آپ اپنے آپ سے خود اپنی شکست فاش کو روک نہیں سکے۔

پنڈت نہرو اور آپ میں بہت بڑا فرق ہے۔ پنڈت نہرو ایک ہندو ہیں۔ اور وہ اپنے آئیڈیل کے خلاف ہندوؤں کی فرقہ وارانہ ذہنیت کو برداشت بھی کرسکتے ہیں۔ اور اس کی تاویل بھی کرسکتے ہیں۔ لیکن شیخ عبداللہ کے لئے جو ابتداً مسلمان ہیں یہ ایک غیر قدرتی موقف ہے۔ اور اس کو سنبھالنا اتنا آسان نہیں جتنا پنڈت نہرو کے لئے آسان ہے۔

اگر خود پنڈت نہرو یہی تقریر کرتے تو یقیناً وہ اپنے لب ولہجہ پر پورا قابو رکھتے۔ پھر شیخ عبداللہ کی سادگی ملاحظہ ہو کہ آپ نے اپنی تردیدی تقریر میں اپنی تقریر کی رپورٹ کو صحیح مان لیا ہے۔ اگر کوئی اور ہوتا تو شاید ایسا نہ کرتا۔ اور کم سے کم اپنی تقریر کے لب ولہجہ کا ذمہ دار اخباری رپورٹر کو ٹھہراتا۔

قادیان میں حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کے لئے اجتماعی دعائیں اور صدقات

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کے متعلق قادیان میں قریباً روزانہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے ربوہ سے بذریعہ تار اطلاع پہونچتی رہتی ہے۔ اور ہم بذریعہ خطوط ہندوستان کی جماعتوں میں جن کو فوری لکھنا ممکن ہوتا ہے اطلاع بھیجتے ہیں۔ اور قادیان میں بالالتزام حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے روزانہ دعا کی جاتی ہے۔ اور صدقات کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت تک چار بکرے مکرم مرزا برکت علی صاحب آف ایران حال قادیان۔ مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب خالد قادیان۔ مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن کی طرف سے اور دو بکرے اور پچاس روپے کے قریب نقدی درویشان قادیان کی طرف سے صدقہ کئے جا چکے ہیں ۸ہ؍۵۲ کو جب ۹½ بجے صبح صاحبزادہ صاحب کی طرف سے حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کے نام تار موصول ہوا کہ حضرت اماں جان کا سانس فیل ہو رہا ہے۔ اور اس وقت مکرم ٹھیکہ دار بشیر احمد صاحب کی طرف سے امرتسر سے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت لاہور کا بھی ایسا ہی پیغام بذریعہ فون پہونچا تو مکرم امیر صاحب مقامی نے تمام مرد وزن اور بچوں بمعیت مزار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دس بجے صبح اجتماعی دعا کی۔ اور صدقہ کیا گیا۔ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب افسر لنگر خانہ قادیان نے خواب دیکھا کہ ہم حضرت اماں جان کے لئے مسجد مبارک میں دعا کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسپر مکرم امیر صاحب مقامی نے ۱۱ہ؍۵۲ کو بعد نماز جمعہ مسجد مبارک میں سب احباب بمعیت دعا کرائی۔

اللہ تعالےٰ حضرت ممدوحہ کا بابرکت وجود تا دیر صحت وسلامتی کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے

آمین

---

۱۸ اپریل کا جمعہ یاد رکھیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے ماتحت نظارت ہذا نے جماعتوں کی تعلیم وتربیت کے پیش نظر احباب جماعت کے لئے دینی نصاب کا اعلان کیا ہوا ہے۔ یہ اعلان سب سے پہلے ۲۲ دسمبر کے پرچہ الفضل میں شائع ہوا تھا۔ اور جنوری تک میعاد مقرر کی گئی تھی پھر مارچ تک میعاد بڑھائی گئی۔ اب مئی کے آخر تک میعاد میں توسیع کی گئی ہے۔ ۶ اپریل کے الفضل میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ۱۸ اپریل کو جمعہ کا خطبہ دینی نصاب کے متعلق خطیب اور ائمہ جماعت پڑھیں یہ نوٹ یاد دہانی کے طور پر ہے۔ احباب ۱۸ اپریل کا جمعہ یاد رکھیں۔ خطبہ میں دینی نصاب کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور اس کے بعد جماعتوں کے امرا پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان تعلیم وتربیت اسلامی نماز سادہ۔ باترجمہ۔ ارکان ایمان اور کلمہ طیبہ صحیح اعراب کے ساتھ اور ترجمہ کے ساتھ یاد کرائیں اور مئی کے آخر تک یہ نصاب ختم کرا کر اور امتحان کر کے نتیجہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمایا جائے۔

(ناظر تعلیم وتربیت ربوہ)

دیانتدار اور تجربہ کار باورچی کی ضرورت

وکالت تبشیر کو غیر ملکی طلبہ کا کھانا پکانے کے لئے ایک دیانتدار اور تجربہ کار باورچی کی ضرورت ہے جو اپنے کام میں خوب ماہر ہو۔ اور دیانتداری کے لحاظ سے غیر ملکی طلبا پر اچھا اثر قائم کرنے والا ہو تنخواہ تیس سے چالیس روپے ماہوار تک حسب لیاقت وتجربہ دی جاسکے گی۔ جو دوست اس کام کے لئے تیار ہوں وہ اپنی درخواستیں بہت جلد پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ وکالت تبشیر میں بھجوا دیں۔

اعلان

سندھ ویجی ٹیبل آئیلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ ربوہ کا ایک غیر معمولی جنرل اجلاس مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۲ء بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح کمپنی کے دفتر میں ہو رہا ہے۔ لہٰذا جملہ حصہ داران کمپنی سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی اس اجلاس میں ضرور شرکت فرما کر اپنے اپنے مشورہ سے مستفیض فرمائیں۔ باوجود اس بات کے جانتے ہوئے کہ اس کمپنی میں آپ کا ہی روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ آپ اس کے کاروبار میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار یہ اعلان کرایا جا رہا ہے۔ رجسٹرڈ نوٹس بھی بذریعہ ڈاک ہر ایک حصہ دار کے نام علیحدہ علیحدہ بھجوایا جا رہا ہے۔ والسلام

چیئرمین سندھ ویجی ٹیبل آئیلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی ربوہ

نئی جماعت بنانے کی وجہ

(از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اب میں ان لوگوں کو مخاطب کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے احمدیت کا ایک حد تک مطالعہ کیا ہے اور وہ جانتے ہیں کہ احمدی خدا تعالیٰ کی توحید پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ قرآن کریم کو بھی مانتے ہیں۔ نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔ حج بھی کرتے ہیں۔ زکوٰۃ بھی دیتے ہیں۔ حشر و نشر اور جزا و سزا پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن وہ حیران ہیں۔ کہ جب احمدی دوسرے مسلمانوں کی طرح مسلمان ہیں۔ تو پھر اس نئے فرقہ کو قائم کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ ان کے نزدیک احمدیوں کا عقیدہ اور احمدیوں کا عمل قابل اعتراض نہیں۔ لیکن ان کے نزدیک ایک نئی جماعت بنانا قابل اعتراض امر ہے۔ کیونکہ جب فرق کوئی نہیں۔ تو افتراق کرنے کی وجہ کیا ہوئی۔ اور جب اختلاف نہیں۔ تو دوسری مسجد بنانے کا مقصد کیا ہوا؟

اس سوال کا جواب دو طرح دیا جا سکتا ہے عقلی طور پر اور روحانی طور پر۔ عقلی طور پر اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ جماعت صرف تعداد کا نام نہیں۔ ہزار۔ لاکھ یا کروڑ افراد کو جماعت نہیں کہتے۔ بلکہ جماعت ان افراد کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ جو متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہوں۔ اور ایک متحدہ پروگرام کے مطابق کام کر رہے ہوں۔ ایسے افراد اگر پانچ سات بھی ہوں۔ تو جماعت ہے۔ اور جن میں یہ بات نہ ہو۔ وہ کروڑوں بھی جماعت نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نبوت کا دعویٰ کیا۔ تو پہلے دن آپؐ پر صرف چار آدمی ایمان لائے تھے۔ آپ پانچویں تھے۔ باوجود پانچ ہونے کے آپ ایک جماعت تھے۔ مگر مکہ کی آٹھ دس ہزار کی آبادی جماعت نہیں تھی۔ نہ عرب کی آبادی جماعت تھی۔ کیونکہ نہ انہوں نے متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور نہ ان کا کوئی متحدہ پروگرام تھا۔ پس اس قسم کا سوال کرنے سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ کیا اس وقت مسلمان کوئی جماعت ہیں؟ کیا دنیا کے مسلمان تمام معاملات میں آپس میں مل کر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ یا ان کا کوئی متحدہ پروگرام ہے؟ جہاں تک ہمدردی کا سوال ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے متعلق ہمدردی ہے۔ مگر وہ بھی سارے مسلمانوں میں نہیں۔ کچھ کے دلوں میں ہے اور کچھ کے دلوں میں نہیں۔ اور پھر کوئی ایسا نظام موجود نہیں۔ جس کے ذریعہ سے اختلاف کو مٹایا جا سکے۔ اختلاف تو جماعت میں بھی ہوتا ہے۔ بلکہ نبیوں کے وقت کی جماعت میں بھی ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی بعض دفعہ انصار اور مہاجرین کا اختلاف ہو گیا۔ اور بعض دفعہ بعض دوسرے قبائل میں اختلاف ہو گیا۔ لیکن جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرما دیا۔ تو اس وقت سب اختلاف مٹ گیا۔

اسی طرح خلافت کے ایام میں بھی اختلاف پیدا ہو جاتا تھا۔ لیکن جب کوئی اختلاف پیدا ہوتا۔ خلفاء فیصلہ کرتے۔ اور وہ اختلاف مٹ جاتا۔ خلافت کے ختم ہونے کے بعد بھی کوئی ستر سال تک مسلمان ایک حکومت کے نیچے رہے۔ جہاں جہاں بھی مسلمان تھے۔ وہ ایک نظام کے تابع تھے۔ اور نظام بُرا تھا یا اچھا تھا۔ بہرحال اس نے مسلمانوں کو ایک رشتہ سے باندھ رکھا تھا۔ اس کے بعد اختلاف ہُوا۔ اور مسلمان دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ سپین کا ایک حلقہ بن گیا۔ اور باقی دنیا کا ایک حلقہ بن گیا۔ یہ اختلاف تو تھا۔ مگر بہت ہی محدود اختلاف تھا۔ دنیا کے مسلمانوں کا بیشتر حصہ پھر بھی ایک نظام کے نیچے چل رہا تھا۔ مگر تین سو سال گزرنے کے بعد یہ انتظام ایسا ٹوٹا کہ تمام مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ اور ان میں تشتت اور پراگندگی پیدا ہو گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا تھا۔ کہ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یفشو الکذب۔ سب سے اچھی صدی میری ہے۔ ان سے اتر کر وہ لوگ ہوں گے۔ جو دوسری صدی میں ہوں گے۔ اور ان سے اتر کر وہ لوگ ہوں گے۔ جو تیسری صدی میں ہوں گے۔ پھر دنیا میں سچائی مٹ جائیگی۔ اور ظلم و تشدد اور اختلاف کا دور دورہ ہو جائے گا۔ اور ایسا ہی ہُوا۔ اور پھر یہ اختلاف بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ گذشتہ تین صدیوں میں تو مسلمان اپنی طاقت بالکل ہی کھو بیٹھے کجا وہ وقت تھا۔ کہ یورپ ایک ایک مسلمان بادشاہ سے ڈرتا تھا۔ اور اب یورپ اور امریکہ کی ایک ایک طاقت کا مقابلہ کرنے کی سکت سارے عالم اسلام میں بھی نہیں۔ یہودیوں کی کتنی چھوٹی سی حکومت فلسطین میں بنی ہے۔ شام۔ عراق۔ لبنان۔ سعودی عرب۔ مصر اور فلسطین کی فوجیں اس کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یو۔ این۔ او نے جو علاقہ یہودیوں کو دیا تھا۔ اس سے بہت زیادہ اس وقت یہودیوں کے قبضہ میں ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ یہودی حکومت کی مدد امریکہ اور انگلستان کر رہے ہیں۔ لیکن سوال بھی تو یہی ہے۔ کہ کبھی تو مسلمانوں کی ایک ایک حکومت سارے مغرب پر غالب تھی۔ اور اب مغرب کی بعض حکومتیں سارے مسلمانوں سے زیادہ طاقتور ہیں۔ پس جماعت کا جو مفہوم ہے۔ اس وقت اس کے مطابق مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں۔ حکومتیں ہیں۔ جن میں سے سب سے بڑی پاکستان کی حکومت ہے۔ جو اللہ تعالے کے فضل سے اب قائم ہوئی ہے۔ لیکن اسلام پاکستان کا نام نہیں نہ اسلام مصر کا نام ہے۔ نہ اسلام شام کا نام ہے۔ نہ اسلام ایران کا نام ہے۔ نہ اسلام افغانستان کا نام ہے۔ نہ اسلام سعودی عرب کا نام ہے۔ اسلام تو اس رشتہ وحدت کا نام ہے۔ جس نے سارے مسلمانوں کو یکجا کر دیا تھا۔ اور ایسا کوئی نظام اس وقت دنیا میں موجود نہیں۔ پاکستان کو افغانستان سے ہمدردی ہے۔ افغانستان کو پاکستان سے ہمدردی ہے۔ لیکن نہ پاکستان افغانستان کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہے۔ نہ افغانستان پاکستان کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہے۔ دونوں کی سیاست الگ الگ ہے۔ اور دونوں اپنے اندرونی معاملات میں آزاد ہیں۔ یہی حال افراد کا ہے۔ افغانستان کے باشندے اپنی جگہ پر آزاد ہیں۔ پاکستان کے باشندے اپنی جگہ پر آزاد ہیں۔ مصر کے باشندے اپنی جگہ پر آزاد ہیں۔ ان کو ایک لڑی میں پرونے والی کوئی چیز نہیں۔ پس اس وقت مسلمان بھی ہیں۔ مسلمانوں کی حکومتیں بھی ہیں۔ اور ان میں سے بعض حکومتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے مضبوط ہو رہی ہیں۔ لیکن پھر بھی مسلمان ایک جماعت نہیں۔ فرض کرو۔ پاکستان کا بیڑا اتنا مضبوط ہو جائے۔ کہ تمام بحر الہند میں حکومت کرنے لگ جائے۔ اسکی فوج اتنی مضبوط ہو جائے۔ کہ ہندوستان یونین اس سے کانپنے لگ جائے۔ اسکی اقتصادی حالت اتنی بڑھ جائے۔ کہ دنیا کی منڈیوں پر اس کا قبضہ ہو جائے۔ بلکہ اس کی طاقت اتنی بڑھ جائے۔ کہ امریکہ کی طاقت سے بھی بڑھ جائے۔ تو کیا ایران۔ شام۔ فلسطین اور مصر اپنے آپ کو پاکستان میں مدغم کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے؟ ظاہر ہے۔ کہ نہیں۔ وہ پاکستان کی عظمت کا اقرار کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ وہ اس سے ہمدردی کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔ مگر وہ اپنی ہستی کو اس میں مٹا دینے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ پس گو خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کی سیاسی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ اور بعض نئی اسلامی حکومتیں قائم ہو رہی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک اسلامی جماعت نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ وہ مختلف ریاستوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور الگ الگ حکومتوں میں تقسیم ہیں۔ ان سب کی آواز کو ایک جگہ جمع کرنے والی کوئی طاقت نہیں۔ مگر اسلام تو عالمگیر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اسلام عرب کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ اسلام شام کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ اسلام ایران کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ اسلام افغانستان کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ جب دنیا کے ہر ملک کے مسلمان اسلام کے نام کے نیچے جمع ہو جاتے ہیں۔ تو اسلامی جماعت وہی ہو سکتی ہے۔ جو ان سارے گروہوں کو اکٹھا کرنے والی ہو۔ اور جب تک ایسی جماعت دنیا میں قائم نہ ہو۔ ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ اس وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں۔ گو حکومت ہے۔ اور سیاست ہے۔ اسی طرح متحدہ پروگرام کا سوال ہے۔ جہاں ایسا کوئی نظام نہیں۔ جو ساری دنیا کے مسلمانوں کو اکٹھا کر سکے۔ وہاں مسلمانوں کا کوئی متحدہ پروگرام بھی نہیں۔ نہ سیاسی نہ تمدنی۔ نہ مذہبی منفردانہ طور پر کسی کسی جگہ پر کسی مسلمان کا دشمنانِ اسلام سے مقابلہ کر لینا یہ اور چیز ہے اور متحدہ طور پر ایک مخصوص نظام کے ماتحت چاروں طرف سے دشمن کے حملہ کا جائزہ لے کر اس کے مقابلہ کی کوشش کرنا یہ الگ بات ہے۔ پس پروگرام کے لحاظ سے بھی مسلمان ایک جماعت نہیں۔ ایسی صورت میں اگر کوئی جماعت قائم ہو۔ اور مذکورہ بالا دونوں مقاصد کو لیکر قائم ہو۔ تو اس پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ ایک نئی جماعت بن گئی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ پہلے کوئی جماعت نہیں تھی۔ اب ایک جماعت بن گئی ہے۔ میں ان دوستوں سے جن کے دلوں میں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ باوجود ایک نماز۔ ایک قبلہ۔ ایک قرآن اور ایک رسولؐ ہونے کے پھر احمدی جماعت نے الگ جماعت کیوں بنائی۔ کہتا ہوں۔ کہ وہ اس نکتہ پر غور کریں۔ اور سوچیں کہ اسلام کو پھر ایک جماعت بنانے کا وقت آ چکا ہے۔ اس کام کے لئے کب تک انتظار کیا جائیگا۔

(منقول از التبلیغ) (باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم حافظ قدرت اللہ مع اہل و عیال بھی S. Aronda جہاز سے انڈونیشیا کے لئے براستہ سیلون روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ محترم حافظ صاحب کے مع اہل و عیال بخیریت منزل مقصود میں پہنچنے اور اپنے مشن میں زیادہ سے زیادہ کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) مولوی نسیم سیفی صاحب مبلغ انچارج نائیجریا اطلاع دیتے ہیں۔ کہ کچھ عرصہ سے پریس کی رجسٹریشن کے لئے درخواست دی ہوئی تھی۔ چنانچہ اب خدا کے فضل سے یہ درخواست رجسٹریشن منظور ہو گئی ہے۔ اور پریس میں کام شروع کر دیا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اسے سلسلہ کے لئے مفید اور بابرکت بنا دے۔ آمین۔ خاکسار وکیل التبشیر ربوہ۔

(۳) مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور ضعف قلب کی وجہ سے بیمار ہیں۔ سر گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۴) ڈاکٹر ایم حفیظ صاحب انچارج کینال ڈسپنسری مرید کے چار روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مسئلہ نبوت اور علمائے اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کی تائید

(از مکرم منیر احمد صاحب ناقمی جامعۃ المبشرین ربوہ)

(۲)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس ساخت کو ماننے کے لئے اور اس پر لبیک کہنے کے لئے جس قسم کے انسانوں کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کیا وہ بھی پیدا ہو گئے ہیں جو خود بزبانِ حال و قال ان الفاظ میں اپنی بے بسی کا اظہار کر رہے ہیں ؎

اے خدائے دو جہاں مسلم کو پھر مسلم بنا
پھر یہ منوا دے کہ مسلم کا کوئی ثانی نہیں

ظاہر ہے کہ اس آواز کو سننے کے لئے اور سمجھنے کیلئے کسی مثیل موسیٰؑ اور مثیل صحابہؓ جماعت کی ضرورت ہے۔

ضرورت الہام اور اس کے زمانے میں وجود کو بیان کرتے ہوئے علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

مثل کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگِ لاتخف

اسی طرح عبد الحمید صاحب سیرت کمیٹی کے سیکرٹری فرماتے ہیں :-

"آئیے اب نظام قدرت سے نبوت کی ضرورت کو سمجھیں۔ آپ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسانی وجود کے اندر جس قدر ضرورتیں اور قوتیں پیدا کی ہیں۔ انسانی وجود کے باہر ان سب کیلئے رستہ دکھانے کا سامان بھی کر دیا ہے ..... اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا کی ہدایت اور نبی کا وجود اس زندگی کو مکمل کرنے کے لئے ہوا پانی اور سورج سے کسی طرح کم نہیں۔"

(درس القرآن ایمان ص ۲۸)

مندرجہ حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ نبوت اور الہام الٰہی انسانوں کی حیات روحانی کو برقرار رکھنے کے لئے اتنے ہی ضروری ہیں جتنا کہ سورج ہوا اور پانی حیات جسمانی کے بقا کیلئے۔

جناب ڈاکٹر رفیع الدین صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی "اسلام کی بنیادی حقیقتیں" کے صفحہ ۱۰ پر تحریر فرماتے ہیں :-

"شاید کوئی کہے کہ اگر انسان کو صحیح اور کامل نصور کا علم نہیں تو نہ سہی جب وہ نصور کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے تو تعلیم نبوت کی ضرورت کیا ہے۔ لیکن یہ خیال قطعاً غلط ہے۔ نصور سے انسان کا چھٹکارا نہیں وہ کسی نہ کسی نصور کو قبول کرنے کے لئے مجبور ہے کیونکہ یہ اس کی فطرت کی ایک ایسی خواہش ہے جسے وہ ایک لمحہ کیلئے بھی ملتوی نہیں کر سکتا اگر اسے اچھا نصور یا نمونہ نہ ملے گا تو وہ برے نصور سے اپنی ضرورت کو پورا کریگا اگر یہ خواہش ایک لمحہ کے لئے بھی رک جائے تو انسان جنون ہسٹیریا پریشانی اور دوسرے دماغی امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن قدرت نے سلسلہ انبیاء کے ذریعہ انسان کی اس ضرورت کی تکمیل کا انتظام کیا ہے۔ لہٰذا نبوت انسان کے لئے ایک بہت بڑی رحمت اور بہت بڑی نعمت ہے۔"

خاتم النبیین کی صحیح تفسیر اور اس کا اعتراف

ضرورت نبوت اور الہام کے تذکرہ کے بعد اب مجھے کسی قدر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیش کردہ صحیح تفسیر اور پھر اس کے اعتراف کا ذکر کرنا ہے ۔ مسلمان غلط فہمی سے یہ سمجھ رہے تھے۔ آیت خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کلی طور پر بند ہے اور آپ کے بعد کوئی غیر تشریعی نبی بھی نہیں آ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو مفہوم خاتم النبیین کا عام مسلمانوں میں متعارف ہے وہ درست نہیں ہے۔ بلکہ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کمالاتِ نبوت کا خاتمہ ہے۔ اب انعام نبوت صرف اور صرف آپؐ کی کامل تابعداری کے نتیجہ میں ہی مل سکتا ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں :-

"عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔" (کشتی نوح)

آپ کے ان معنوں کی تائید

خدا تعالیٰ کے انبیاء میں ایک زبردست کشش ہوتی ہے۔ دنیا ان کے پیش کردہ حقائق کو ٹھکرانا چاہتی ہے لیکن بالآخر انہیں مجبور ہو کر اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے۔ یہی وہ زبردست کشش تھی جس نے آج علماء کو آپ کی فرمودہ حقیقت کے اعتراف پر مجبور کر دیا اور وہ اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور بلند پایہ کے اظہار کے لئے خاتم النبیین کے وہی معنے درست ہیں جو احمد قادیانی علیہ السلام نے بیان کئے ہیں۔

چنانچہ مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی لکھتے ہیں کہ :-

"آپ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی ہے اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی جن کو ملنی تھی مل چکی اس لئے آپ کی نبوت کا دورہ سب نبیوں کے بعد رکھا جو قیامت تک چلتا رہیگا۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی آخری زمانہ میں بحیثیت آپ کے ایک امتی کے آئیں گے۔ خود ان کی رسالت کا عمل اس وقت تک جاری نہ ہوگا جیسے آج تمام انبیاء اپنے اپنے مقام پر موجود ہیں مگر ششش جہت میں عمل صرف نبوت محمدیہ کا جاری و ساری ہے۔ بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو انبیاء سابقین اپنے اپنے عہد میں بھی خاتم الانبیاء کی روحانی غلامی سے مستفید ہوتے تھے۔ جیسے رات کو چاند ستارے سورج کے نور سے مستفید ہوتے ہیں اور جس طرح روشنی کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ بھی روح محمدی صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوتا ہے۔ بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ ...

..... ہر لحاظ سے خاتم النبیین ہیں۔ جس کو نبوت ملی ہے آپؐ کی مہر لگ کر ملی ہے۔" (تفسیر القرآن ص ۵۵۱)

گویا مولوی شبیر احمد صاحب کے نزدیک خاتم النبیین کا مفہوم یہ بھی ہے کہ آپؐ پر کمالات نبوت کا خاتمہ ہے اور نبوت کے مقام پر جس کو بھی کھڑا کیا گیا اس کے لئے آپ کی مہر کی تصدیق نہایت ضروری تھی۔

اخبار آزاد کا اعتراف حق

احرار کا ناقوس خصوصی آزاد جس کی اشاعت کا مقصود ہی جماعت احمدیہ کی مخالفت اور بانی سلسلہ احمدیہ کی توہین ہے۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۵۱ء کی اشاعت میں لکھتا ہے :-

"نبوت انسانیت اور اس کی تمام تر رعنائیوں کا حسین ترین اور بلند ترین مقام ہے۔ درجہ خاتمیت ارتقائے عالم امکان کا آخری مرتبہ ہے جس کی سرحد تصور کی معنوی دنیا میں عالم ربوبیت سے قریب تر ہے۔ جس طرح کائنات کی ارتقائی ترتیب میں انسانیت رتبہ کمال اور شرف عالم ایجاد کا آخری درجہ ہے۔ اسی طرح نبوت انسانیت اور اس کی شرافتوں اور فضیلتوں کا بہترین درجہ کمال ہے۔"

(آزاد از مولوی محمد رضوی صاحب رنگپوری)

اس اقتباس سے ثابت ہے کہ نبوت انسان کے لئے ایک بہت بڑا انعام اور فضل ہے اور رب العلمین کا فیضان ہمیشہ ہمیش کے لئے جاری رہنے سے ہی خدا تعالیٰ کو رب العلمین قرار دیا جا سکتا ہے۔ بعینہٖ عالم ربوبیت سے قریب تر مقام یعنی درجہ خاتمیت کے لئے اس فیض کا اظہار ضروری اور لابدی ہے۔ ورنہ اسے عالم ربوبیت سے مشابہ قرار دینا بہت بڑی غلطی اور دعوے بے دلیل ہے۔

مولوی عبد الباری صاحب فرنگی محلی کا خیال

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ نبی الانبیاءؐ ہیں اور نبی الامت ہیں۔ اس واسطے آپؐ کے مظاہر انبیاء ہیں۔ مگر حکمت خداوندی کا مقتضے یہ ہے کہ انبیاء گذشتہ سے ایک ہی نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو مظہر اتم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا ہے۔" (اخبار مشرق ۱۶ جولائی ۱۹۵۲ء)

آپ نے اس حوالہ میں تسلیم کیا ہے کہ آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ آپ کے ذریعہ باقی انبیاء کا اظہار ہوا۔ لہٰذا معلوم ہوا ہے کہ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہو جائے تو پھر انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مثیل مسیح کو مظہر اتم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تسلیم کرنا پڑے گا۔ پس معلوم ہوا ہے کہ خاتم النبیین کا وہ مفہوم ہی درست ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔

پھر اسی طرح جناب مولوی ابو الکلام صاحب آزاد اپنی مشہور کتاب "تذکرہ" میں تحریر فرماتے ہیں :-

"دعوت حق و قیام حق اور اصلاح و تربیت امم کا اصل سرچشمہ مقام نبوت ہے ... جس داعی حق کا قدم جس حد تک پہنچا ہے اسی حد و مقام کے مطابق کم و بیش ثمرات و برکات ظاہرہ و باطنہ حاصل ہوتے ہیں کسی داعی باطن کا قدم تامی و اتباع حسب استعداد و داعیات وقت کسی ایک نبی کی منہاج پر واقعہ ہوتا ہے اور کسی کا دوسرے نبی کی منہاج پر اور اس کو بوجہ غلبہ اختصاص اس نبی سے ایک خاص نسبت ہوتی ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ کسی کا قدم جامعیت فیض محمدیؐ کا تعاقب کرتا ہے اور مقام جامعیت کبریٰ اور "آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری" کے اکتساب فیضان سے ایک کیفیت بوقلموں اور جلوہ احسن صد رنگ و گوناگوں پیدا کر دیتا ہے ساری نزاع مصطلحات الفاظ کی ہے۔" (تذکرہ ص ۱۰)

ان تمام حوالہ جات سے جو اوپر تحریر کئے گئے ہیں۔ موجودہ علماء کے خیالات کی ترجمانی ظاہر ہے اور انہوں نے اس بات کا خود اقرار کیا ہے کہ خاتم النبیین کے جو معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائے ہیں وہی صحیح اور درست ہیں۔ یعنی جو کمالات آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ عیسےٰؑ وغیرہ علیہم السلام میں منفرد اور علیحدہ علیحدہ طور پر پائے جاتے تھے ان کو انتہائی ترقی دینے کے ساتھ آپ نے اپنے اندر لے لیا ہے اور ان کو ختم کر دیا ہے۔ اب انعام نبوت کو حاصل کرنے کیلئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے در کی گدائی اور آپ کی کامل تابعداری اور اتباع کی ضرورت ہے۔ کمالات نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہیں اور وہ افضل الانبیاء اس شعر کا مصداق ہے ؎

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

اسلام کی حمایت میں کھڑی ہونے والی واحد جماعت!

(از مکرم عبد الحق صاحب گنج مغلپورہ — لاہور)

اس وقت احرار جماعت احمدیہ کے خلاف شدید مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ اور اس کی مخالفت میں جھوٹ، غلط بیانی اور شر انگیزی کو وہ جائز سمجھ رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو اسلام کے واحد علمبردار سمجھتے ہوئے "مجلس تحفظ ختم نبوت" کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ گویا تمام مسلمان اس مسئلہ کے متعلق خواب غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔ اگر کسی کے دل میں اس بات کا احساس اور درد پیدا ہوا۔ تو وہ پرانے "قومی خادم" احرار کے دل میں گویا ختم نبوت آج اگر کسی کی محتاج ہے۔ تو اس گروہ احرار کی جو ہمیشہ مسلم مفاد سے غداری کرتے چلے آئے ہیں جن کے نزدیک پاکستان کا تخیل ایک وہم سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ اور ان کے نزدیک پاکستان کی "پ" بنانے والا بچہ کسی ماں نے نہیں جنا۔ نہرو رپورٹ سے جو سراسر مسلمانوں کے خلاف تھی۔ احرار نے اتفاق کیا اور دستخط کئے۔ پھر کشمیر کے مسلمانوں کو آزادی دلانے اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے آل کشمیر کمیٹی نے سیالکوٹ میں جلسہ کیا۔ تو مہاراجہ کشمیر کی حمایت میں انہی لوگوں نے مسلمانوں پر پتھراؤ کر کے داد قوم فروشی حاصل کی تھی۔ پھر مسجد شہید گنج کو ان لوگوں نے عین اس وقت سکھوں کے ہاتھوں فروخت کیا۔ جب کہ مسلمان اس کی خاطر سینوں میں گولیاں کھا رہے تھے۔ اب حال ہی میں سمندری (ضلع لائل پور) میں احمدیہ مسجد کو آگ لگا کر جلا دیا۔ ہر جگہ دنگہ فساد؟ مسلمانوں کا اتحاد تم برداشت نہیں کر سکتے۔ لائل پور اور سیالکوٹ کے فسادات ابھی تازہ ہی ہیں۔ ان افعال کے باوجود احرار کو یہ خیال ہے۔ کہ انہوں نے اسلام اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کیا ہے۔ اور احمدی (نعوذ باللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ اب مندرجہ بالا واقعات کے پیش نظر کون کہہ سکتا ہے کہ احرار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کرنے والے ہیں۔ کیا مسلمانوں کے اتحاد کے دشمن پاکستان کے دشمن۔ مساجد کو گرانے اور جلانے والے۔ اسلام کی کوئی خدمت سرانجام نہ دینے والے احرار خادم اسلام کہلا سکتے ہیں؟ مگر ان کے مقابل پر سیاسی لحاظ سے امام جماعت احمدیہ نے ہر موقعہ پر مسلم لیگ کی رہنمائی فرمائی۔ مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی۔ سائمن کمشن کی رپورٹ اور نہرو رپورٹ پر تبصرہ کر کے مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی۔ کشمیریوں کو آزادی دلا کر اور حقوق دلا کر مسلمانوں کی مدد کی تحریک خلافت اور تحریک عدم تعاون میں احرار نے مسلمانوں کو تباہ کیا۔ امام جماعت احمدیہ نے اس وقت بھی رہنمائی فرمائی۔ یو۔پی میں ملکانہ راجپوت مسلمانوں کو آریہ ہندوؤں نے مرتد کر لیا۔ وہاں اسلام کا درد اگر پیدا ہوا۔ تو جماعت احمدیہ کو۔ اکناف عالم خصوصاً یورپ اور امریکہ جو کفر و الحاد کے مرکز تھے۔ جہاں تثلیث کی پوجا ہوتی تھی۔ توحید کو قائم کر کے اسلام کی عظمت وشان کو بلند کیا۔ تو جماعت احمدیہ نے کفر و الحاد کے مراکز میں بڑی عالیشان مساجد تیار کی گئی ہیں۔ جن میں پانچ وقت خدائے قدوس اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کیا جاتا ہے۔ اور ان ممالک میں ہزارہا ایسے نفوس کو حلقہ بگوش اسلام کیا جا چکا ہے۔ جو پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنی اور عداوت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اب حضور کے عاشق صادق بنے ہوئے ہیں۔ پھر افریقہ کے تپتے ہوئے ریگستانوں اور میدانوں دریاؤں۔ پہاڑوں اور سمندروں کو چیرتے ہوئے محمد رسول اللہ صلعم کے عاشق اور شیدائی اس کی عزت وشان کو بلند کرتے ہوئے دنیا کے کناروں پر پہنچ گئے۔ وہاں مدرسے۔ سکول اور کالج تعمیر کر کے جماعت احمدیہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم کو بلند کیا۔

احرار کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ امت محمدیہ کو گمراہی سے نکالنے کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کسی فرد کامل کو پیدا نہیں کر سکتی اس لئے ایسی ضرورت کے پیش نظر خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ جو بنی اسرائیل کے رسول تھے۔

نیز وہ مانتے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل میں تو عورتوں پر بھی وحی نازل ہوتی تھی۔ مگر امت محمدیہ سے یہ نعمت مفقود ہو چکی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنی ہمکلامی کا شرف اس سے سلب کر لیا ہے۔

وہ قرآن مجید کی بعض آیات کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اور سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باقی انبیاء کو گنہگار مانتے ہیں۔ اور ان کو مس شیطان سے پاک نہیں مانتے۔

مگر جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ امت محمدیہ کو خدا تعالیٰ نے خیر امت (پ ۴ ع ۳) قرار دیا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے تم خدا تعالیٰ کے محبوب بن سکتے ہو (آل عمران ع ۴) تو ضروری ہے محب اپنے محبوب سے ہمکلام ہو۔ کیونکہ کسی نے کہا ہے۔

گر نہ دیدار میسر ہو نہ گفتار نصیب
کوچۂ عشق میں جا کر کوئی کیا لے پیارے

اور ہم اس بات کے قائل ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ ان کی زندگی سے کوئی آتا نہیں جاتے ہمارے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں۔ اسلام زندہ مذہب ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیضان آج بھی جاری ہے۔ آپ کی غلامی اور سچی اتباع میں انسان آج بھی بڑے سے بڑے روحانی مدارج طے کر سکتا ہے۔ آپ کا وجود رحمۃ للعالمین ہے۔ آپ رحمت الٰہی کے دروازے کھولنے آئے۔ نہ کہ بند کرنے۔ قرآن مجید کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ تمام کا تمام قابل عمل ہے۔ اور ہمارا یقین ہے۔ کہ تمام انبیاء بے گناہ تھے وہ خود پاک تھے۔ اور دوسروں کو پاک کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ پھر احباب جماعت احمدیہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کرنے کے لئے ہر سال "جلسہ سیرت خاتم النبیین" کا اجراء فرمایا۔

اگر احرار میں شرافت کا مادہ باقی ہے۔ اور ان کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف ہے۔ تو وہ اپنے اعمال کو دیکھیں۔ اپنے کاموں کو دیکھیں عملی حالت دیکھیں۔ اور جماعت احمدیہ کے عقائد اور اعمال کو دیکھیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک احرار کر رہے ہیں یا جماعت احمدیہ؟ وہ ہمارے مقابلہ پر آئیں اور بتائیں کہ انہوں نے سیدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کون کونسے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ تا ایک متلاشی حق موازنہ اور مقابلہ کر کے فیصلہ کر سکے۔ کہ کونسا فریق حق پر ہے۔ پھر اپنے افعال کو دیکھو۔ کہ وہ اسلام کو بدنام کرنے والے تو نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام جہاں کہیں تبلیغ حق کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ کفار مکہ اثر زائل کرنے کے لئے وہیں جا کر لوگوں کو مشتعل کر کے ان کے پیچھے لگا دیتے تھے۔ اور بڑا اپیٹا جاتا تھا۔ اب ذرا غور تو کرو۔ کہ آپ لوگ انہیں کی سنت تو ادا نہیں کر رہے کہ احمدیوں نے جہاں جلسہ کیا۔ وہیں جا کر لوگوں کو اکسایا۔ اور فتنہ فساد پر آمادہ کیا۔ پس اگر آپ کچھ نہیں کر سکتے ہیں تو ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اور اسلام کی شان وعظمت کو قائم کرنے سے کیوں روکتے ہو۔ ہمیں اپنا کام کرنے دو۔ اور اگر واقعی اسلام سے محبت ہے تو باہر نکلو۔ اور کفر و الحاد کے گڑھوں میں پڑے ہوئے نفوس کو اسلام کے نور سے منور کرو۔ تاکہ لوگ دیکھ لیں۔ کہ تمہارے پاس بھی اسلام کا نور ہے۔ اور اسلام کا درد رکھتے ہو۔ ورنہ افتراء سے باز آؤ۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

اخبار زمیندار اور آفاق کی کذب بیانی

اخبار زمیندار اور آفاق میں شہر گوجرانوالہ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مناظرہ کے متعلق جو رپورٹ شائع کی گئی ہے، وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ اور رپورٹ دہندہ نے سراسر جھوٹ اور افترا سے کام لیتے ہوئے اصل واقعہ کو غلط رنگ میں پیش کیا ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ ۱۴ر مارچ کو حضرت مصلح موعود کی سوانح حیات کے متعلق مسجد احمدیہ میں تقاریر ہوئیں۔ سامعین میں کچھ احراری بھی موجود تھے۔ جنہوں نے اعتراضات کے لئے وقت مانگا۔ انہیں اس وقت اعتراضات کی اجازت نہ ملی۔ جس پر انہوں نے چار پانچ احمدیوں اور چار پانچ غیر احمدیوں کی موجودگی میں ایک غیر احمدی کے مکان پر پرائیویٹ طور پر گفتگو کے لئے کہا۔ جس کی اجازت امیر صاحب جماعت احمدیہ نے دے دی چنانچہ ۱۶ر مارچ کو جب ان سے ملاقات ہوئی۔ تو بجائے محمد شریف احراری کی بیٹھک کے احرار نے مسجد واقعہ جڑھ محلہ میں گفتگو کے لئے مجبور کیا۔ (اس محلہ میں کثرت احراریوں کی ہے۔ اور احمدی آبادی وہاں بالکل نہیں ہے) حالانکہ ان کا معاہدہ تھا۔ کہ گفتگو بیٹھک میں ہو گی۔ اس مسجد میں احرار کے مبلغ مسمی عبد اللطیف صاحب ملتانی کے ساتھ ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ تک تبادلہ خیالات ہوا۔ دوران گفتگو میں احراری مولوی نے اعتراض کیا۔ کہ مرزا صاحب نے علماء کو گالیاں دی ہیں جس کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ مرزا صاحب نے کسی نیک عالم کو گالی نہیں دی۔ اور نہ ہی سبقت کی ہے۔ بلکہ مولویوں کے فتوی تکفیر کے بعد حق کو چھپانے والوں کے متعلق سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اور نیکوں کی ہتک کبھی نہیں کی۔ حضور کا یہ فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فعل کی طرح ہے۔ کہ آپ نے نیکوں کے متعلق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل فرمایا۔ اور بدوں کے متعلق علماءھم شر من تحت ادیم السماء فرمایا۔ اس پر احراری مولوی نے اول الذکر حدیث کا حوالہ پوچھا۔ احمدیوں کی طرف سے کہا گیا۔ کہ اس وقت حوالہ موجود نہیں۔ اگلے اتوار کو انشاء اللہ بتا دیا جائیگا۔

۲۳ر مارچ کو مسجد احمدیہ میں حدیث کا حوالہ سننے کے لئے احرار کا جم غفیر آ گیا۔ حالانکہ معاہدہ میاں عبد اللطیف صاحب احمدی کے مکان پر پرائیویٹ گفتگو کا تھا۔ احمدیوں کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ یہ حدیث مکتوبات امام ربانی مؤلفہ مجدد الف ثانی میں موجود ہے۔ اور مجدد صاحب بھی اس کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ لہٰذا حدیث صحیح ہے۔ مزید حوالہ کی کیا ضرورت ہے۔ احرار کی طرف سے مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے کہا۔ کہ جب تک حدیث کی کتاب سے اسماء الرجال کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح ثابت نہ کرو۔ ہم نہیں مانتے۔ اس پر جلسہ برخاست ہو گیا۔ اس مجلس میں نہ تو شیخ عبد القادر احمدی نے مولوی یار محمد صاحب سے مناظرہ کیا۔ اور نہ ہی عبد اللطیف صاحب احمدی نے احمدیت سے توبہ کی۔ وہ خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔ خاکسار محمد حسین احمدی یکے از حاضرین مجلس مذکور محلہ باغبانپورہ

اعلان برائے حصہ داران اسلام پور اسٹیٹ

جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ اخبار میں اعلان کر چکا ہوں اور حصہ داران کے جلسوں میں بھی اعلان کیا ہے۔ ریونیو افسر براج سندھ نے اب پھر ہمیں اس بات کی منظوری دی ہے کہ پچھتر ہزار روپیہ ادا کر دیا جائے۔ تو باقی اقساط سندھ گورنمنٹ ملتوی کر دیگی۔ اور اراضی کو بحال کر کے حصہ داران کے نام زمین کو منتقل کر دینے کا وعدہ کیا ہے یعنی ہر ایک حصہ دار کی زمین اسکے نام منتقل کر دیجائیگی۔ اسلئے ضروری ہے کہ ہر ایک حصہ دار فی ایکڑ کے حساب سے مبلغ چھ -/۶ روپے ادا کرے۔ تاکہ یہ کل رقم گورنمنٹ کو ادا کر کے اراضی بحال کروالی جائے۔ اور ہر ایک حصہ دار کے نام اس کا حصہ منتقل کرا دیا جائے

اس ضمن میں دو حصہ داروں نے پندرہ ہزار روپیہ ادا کر دیا ہے اور باقی آٹھ حصہ داروں نے پختہ وعدہ کر لیا ہے۔ کہ وہ اپنے حصہ کی رقم چھ ہزار روپے جلد ہی ادا کر دینگے۔ اسلئے باقی حصہ داران کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے حصص کی رقم ناظر صاحب امور عامہ کو بھیج دیں اور امور عامہ کے ذریعہ یہ رقوم ریونیو افسر کو ادا کر دیجائینگی۔ تاکہ میرا اس میں کوئی ذاتی تعلق نہ رہے۔ اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے یہ رقم ریونیو افسر سندھ کو نہ بھیجی گئی۔ تو امور عامہ کے ذریعہ سے وہ رقوم جن جن حصہ داران نے بھیجی ہوگی۔ واپس کر دیجائیگی یہ تفصیل ۲۰ اپریل کے اندر اندر جمع ہو جانی چاہیئے۔ میرے اندازے میں یہ جائداد بارہ لاکھ روپے کی ہے۔ جو صرف پچھتر ہزار ۷۵۰۰۰ روپیہ ادا نہ کرنے کی وجہ سے ضائع ہو رہی ہے۔ نیز اب آپ کو یہ بھی خیال کرنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ اپنے حصہ کی رقم ادا نہ کریں گے تو وہ حصہ دار جو رقم ادا کر رہے ہیں۔ وہ بھی ادا نہیں کر سکیں گے کیونکہ گورنمنٹ بقایا کی ایک حصہ کی رقم لینے کے لئے تیار نہیں۔ اب جبکہ گورنمنٹ نے وعدہ کر لیا ہے۔ کہ ہر ایک حصہ دار کی زمین اسکے نام منتقل کر دیجائیگی۔ احباب اپنے نام اراضی منتقل کرالیں۔ تاکہ اصل جائداد محفوظ ہو جائے۔

اور اس عرصہ میں جو نقصان ہوا اسکی تعیین کہ اسکا ذمہ وار کون ہے۔ ایک کمیشن یا ثالثی کے ذریعہ کرائی جا سکتی ہے جو چیز آپ کو ملتی ہے لے لیں اور نقصان کا دعویٰ کریں۔ اس اعلان کے بعد تمام نقصان کی ذمہ داری مجھ پر عائد نہیں ہو سکتی مگر عدم تعاون کی صورت میں میں اس جائداد کو نصف کے قریب فروخت کر کے گورنمنٹ کا مطالبہ پورا کرنیکی کوشش کروں گا۔ مگر مجھ کو اسکے متعلق پورا یقین نہیں ہے۔ کیونکہ نئے خریداروں کے ساتھ ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ نیز فروخت کی صورت میں جو حصہ داران تعاون نہیں کریں گے۔ ان کی اراضی زیادہ سے زیادہ نصف کے قریب رہ جائیگی

ریونیو آفسر کے ساتھ جو میرا فیصلہ ہوا ہے۔ اسوقت میرے ساتھ شیخ عبدالرحمٰن صاحب ساکن کراچی جو کہ حصہ دار ہیں اور چوہدری رشید احمد صاحب شامل تھے۔ اور یہ فیصلہ ان دونوں صاحبوں کی موجودگی میں ہوا ہے۔

والسلام (فتح محمد سیال)

تلاشِ گم شدہ

میرا لڑکا محمد حسن عمر ۱۶ سال گم ہو گیا ہے۔ جس کسی صاحب کو ملے۔ اسے محبت سے پاس ٹھہرا کر مجھے کارڈ لکھ دے۔ تاکہ کسی کو بھیج کر منگا لوں۔ میں خود بہت غریب اور نادار ہوں۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ رنگ گورا سر کے بال بڑے بڑے۔ پاؤں سے ننگا۔ تہبند چارخانہ پھٹا ہوا پرانا۔ کرتہ پہنے ہوئے ایک ململ کا دوسرا گبرون کا داسکٹ لال۔ سفید زرد رنگ کے میس پھوٹی ہوئی۔ جس صاحب کو ملے از راہ کرم محبت سے پاس رکھے۔ اور اس کو بتائے بغیر کارڈ لکھ کر مجھے اطلاع دیں خدا آپ کا بھلا کرے۔ حبیب اللہ مغل لوہار ترکھان پکھر ضلع میانوالی)

پتہ مطلوب ہے

میاں عبدالکریم ولد میاں عبدالجلیل صاحب بھاگلپوری سابق درویش قادیان کا ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست اُن کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرماویں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں (نظارت بیت المال)

(۲) میاں عبدالرحمٰن خان صاحب ولد ڈاکٹر فیاض الدین صاحب بھاگلپوری کا ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال)

رسالہ الفرقان کا خلافت نمبر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز مضمون

(احباب کرام! رسالہ الفرقان کا خلافت نمبر اپریل کی آخری تاریخ کو شائع ہو رہا ہے۔ اس رسالہ میں بزرگان سلسلہ اور دوسرے اہل قلم اصحاب کے قیمتی اور اہم مضامین شائع ہو رہے ہیں۔

خلافت راشدہ کے امتیازات

کے زیر عنوان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک بصیرت افروز مضمون بھی چھپ رہا ہے۔ انشاءاللہ العزیز اس نمبر میں خلافت کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اور یہ نمبر شیعہ۔ سنی اور احمدی حضرات کے لئے ایک تحفہ ہوگا۔ بڑی تقطیع پر سو صفحات اس کا حجم ہے۔ اس نمبر کی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔ جو دوست الفرقان کے باقاعدہ خریدار ہیں۔ یا ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے پانچ روپے سالانہ چندہ ادا کر کے خریدار بن جائیں۔ انہیں یہ نمبر زائد قیمت کے بغیر ملے گا۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان

پتہ برائے ترسیل زر و خط و کتابت:: مینیجر الفرقان احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ۔

دعائے مغفرت

میرا چھوٹا بچہ عزیزم مجیب اللہ بروز جمعہ بتاریخ ۱۱ اپریل ہم سے اچانک جدا ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ وفات پر بچے کی عمر ایک سال تھی۔ عزیزم میاں خدابخش صاحب بھیروی کا پوتا اور ماسٹر فقیر اللہ صاحب کا نواسہ تھا۔ احباب جماعت سے استدعا ہے۔ کہ بچے کی بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ نیز دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم ہمیں صبر و شکر کی توفیق بخشے۔ اور اپنے فضل و کرم سے نعم البدل عطا فرمائے۔ ایم عطاء اللہ نسیم

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء

(بقیہ صفحہ ۲)

مرتد ہو جائے میں اکیلا صداقت پر قائم رہوں گا اور اسے پھیلانے کی کوشش کرتا چلا جاؤں گا۔ آج میں بوڑھا ہو چکا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی اس بڑھاپے کے باوجود اپنے اندر وہی جوش محسوس کرتا ہوں اور اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر خدانخواستہ کبھی ساری جماعت بھی منحرف ہو جائے تو بھی میں صداقت کو پھیلانے کے لئے اکیلا کھڑا رہوں گا۔

حضور نے فرمایا۔ پس خوب یاد رکھو روپیہ سے کچھ نہیں بنتا اصلی چیز مومنانہ روح ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کونسا روپیہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس کونسا روپیہ تھا۔ خود میں جب خلیفہ بنا ہوں اس وقت میرے پاس کونسا روپیہ تھا۔ پس روپے سے دنیا فتح نہیں ہوا کرتی۔ دنیا ایمان سے فتح ہوتی ہے اگر ایک پیسہ بھی نہ آئے پھر بھی انشاءاللہ خدا تعالیٰ کا کام بند نہیں ہوگا۔

پس میں مشرقی بنگال کے احباب کو کہتا ہوں کہ روپے کو نہ دیکھو بلکہ اپنے ایمان کی قدر کرو اسی سے تم نے فتح پانی ہے۔ اپنے حوصلوں کو اونچا کرو اور اپنے خدا پر نظر رکھو۔

اس کے بعد حضور نے تاجر پیشہ احباب کو ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں تمام چھوٹے بڑے احمدی تاجروں کی فہرست بنا کر بھیجیں تا ان کی ایک میٹنگ بلائی جائے جس میں تجارت کو فروغ دینے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کے معاملہ پر غور کیا جا سکے۔ اس کے بعد حضور کے ارشاد پر پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نے سب کمیٹی امور عامہ کی رپورٹ میں سے نظارت بہشتی مقبرہ سے تعلق رکھنے والی تجاویز کے متعلق سب کمیٹی کے فیصلے پیش فرمائے۔

نظارت بہشتی مقبرہ کی پہلی تجویز یہ تھی۔

جن موصیوں کی وصیت میں نقدی۔ زیور مال مویشی اور مہر درج ہو۔ ان سے ان چیزوں کا حصہ وصول کر کے پھر سرٹیفکیٹ دیا جایا کرے۔" سب کمیٹی نے اس تجویز کو نامنظور کر دیا تھا۔ اور نمائندگان کی اکثریت نے بھی سب کمیٹی کے حق میں رائے دی جسے حضور ایدہ اللہ نے منظور فرمایا۔

اس تجویز کے متعلق مندرجہ ذیل اصحاب نے اظہار خیال فرمایا۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب۔ محمد عبد اللہ صاحب۔ سید بہاول شاہ صاحب۔ صاحب دین صاحب

دوسری تجویز یہ تھی:۔ "بعض موصی صاحبان اپنے فوت شدہ عزیزوں کے نزدیک قبر میں ریزرو کرانے کی درخواست کرتے ہیں۔ کیا ایسی درخواستیں منظور کر لی جایا کریں یا نہ؟"

سب کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ ایسی درخواستیں ناقابل عمل ہیں۔ لہذا انہیں منظور نہ کیا جائے نمائندگان کی اکثریت بھی اسی کے حق میں تھی۔ چنانچہ حضور نے بھی اسے منظور فرمایا۔ اس تجویز کے متعلق چوہدری احمد جان صاحب۔ میاں فضل کریم صاحب۔ میاں عبد المنان صاحب عمر نے اظہار خیال فرمایا۔

تیسری تجویز:۔ "موصیوں کی تصدیق کے متعلق بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ تصدیقی فارم جماعتوں کو بھیجے جاتے ہیں لیکن بعض جماعتیں تو جواب ہی نہیں دیتیں حتیٰ کہ فارم بھی واپس نہیں کرتیں ...... ایسی جماعتیں جو لاپرواہی سے کام لیتی ہیں ان کا کیا علاج ہو؟"

سب کمیٹی نے اس سلسلے میں فیصلہ کیا تھا کہ تصدیق کے الفاظ کو بدل دیا جائے۔ اور اسے فارم وصیت پر ہی درج کر دیا جائے۔ نیز یہ کہ تصدیق کے الفاظ کو تصدیق کنندہ کی طرف سے اپنے ہاتھ سے لکھنا ضروری نہ ہو۔ بلکہ مطبوعہ الفاظ کے نیچے اس کے دستخط کافی سمجھے جائیں۔

چونکہ نمائندگان کی اکثریت اس کے حق میں تھی لہذا حضور نے بھی سب کمیٹی کا فیصلہ منظور فرمایا۔

چونکہ وقت زیادہ ہو چکا تھا اس لئے ایجنڈے پر درج شدہ باقی تجاویز کے متعلق حضور نے فرمایا کہ ان کے متعلق بعد میں بذریعہ ڈاک جماعتوں کی رائے منگوا لی جائے اور کثرت رائے کو ملحوظ رکھ کر فیصلہ کر دیا جائے۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے میں اب مزید تقریر نہیں کروں گا۔ بلکہ صرف اختتامی دعا کے بعد اجلاس ختم کر دوں گا دوست میرے ساتھ مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔ ہم اس وقت ایک نازک دور سے گذر رہے ہیں اور اس کا علاج دعا اور اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے سے ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انفرادی رنگ میں ہماری بڑی بڑی مدد فرمائی ہے قادیان سے نکلتے ہوئے مجھ پر لاکھوں روپیہ قرض تھا جس کی ادائیگی کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب سے مدد فرمائی۔ ایسے ذرائع کھول دیئے جن سے میں قرض کا معتدبہ حصہ واپس کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور سلسلے پر تو اللہ تعالیٰ کے فضل فرد کی نسبت یقیناً زیادہ ہوتے ہیں۔ پس آؤ ہم مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سلسلے کی مشکلات کو دور فرمائے۔

اس کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی۔ اور اسی طرح جماعت احمدیہ کی تینتیسویں مجلس مشاورت بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

قاہرہ ۱۶-۱۷ اپریل۔ عربی زبان میں چھپنے والے اخبار "الاہرام" نے اطلاع دی ہے کہ جونہی برطانیہ نے خطۂ سویز کو خالی کرنا شروع کیا مصر تمام مشرقی ممالک کی کانفرنس بلائے گا۔

عرب ایشیائی گروپ جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس طلب کریگا؟

نیویارک ۱۶ اپریل۔ اقوام متحدہ میں عرب ایشیائی گروپ اور طونس کا نمائندہ یہ مطالبہ کرنے کے متعلق غور کر رہے ہیں کہ طونس کی شکایت کو سننے کے لئے جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس طلب کیا جائے۔

اسمبلی کے ایسے ہنگامی اجلاس کے لئے دو ماہ پیشتر انتظامات کرنے ہوں گے۔ اور اگر انہیں ۳۱ ووٹ حاصل ہو جائیں۔ تو وہ اجلاس بلا سکتے ہیں۔ انہیں امید ہے کہ وہ اس قدر ووٹ حاصل کر لیں گے۔

دریں اثناء انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ تحریک شروع کی جانیوالی ہے۔ اور شکایت ایک دفعہ پھر سلامتی کونسل کے ایجنڈے میں شامل کرانے کی کوشش کی جائے گی — طونس کے مندوب باہی لدغام نے بتایا ہے کہ محمد چینک کی ملک بدر وزارت کی طرف سے عرب ایشیائی حکومتوں سے درخواست کی جائیگی کہ طونس کی شکایت سننے کے لئے جنرل اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان، ایران اور انڈونیشیا کے مندوبین یہ مطالبہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں

——— (اسٹار)

پاک و ہند میں دوستانہ مراسم قائم کرنیوالا ادارہ

نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ ۳۰-۱۳۰ اور ۳۱ مئی کو یہاں انڈو پاکستان فرینڈشپ باڈیز کی مشترکہ کنونشن منعقد ہونے والی ہے۔ اس میں برصغیر کے لئے ایک واحد فرینڈشپ ایسوسی ایشن بنائی جائے گی

انڈیا پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن کی کنونشن ۲۹ مئی کو ہوگی۔ جس میں ادارے کی سرگرمیوں سے متعلق سیکرٹری کی رپورٹ منظور کی جائے گی۔ اور مشترکہ کنونشن کے لئے پروگرام مرتب کیا جائیگا مشرقی پنجاب دہلی یو۔پی بہار اڑیسہ مغربی بنگال آسام، مدراس، حیدر آباد بمبئی اور سی۔ پی سے مندوبین شرکت کے لئے آئیں گے۔

آئی۔ پی۔ ایف۔ اے کا ایک وفد آئندہ ماہ پاکستان بھی جائیگا تاکہ پاکستان ایسوسی ایشن کے ارکان سے مشترکہ کنونشن کی بابت مشورہ کر سکے کنونشن میں ۵۰ ممتاز مندوبین مغربی پاکستان سے اور ۲۰ مشرقی پاکستان سے مدعو کئے جائیں گے۔ مدعوئین میں ڈاکٹر اے۔ ایم مالک نواب آف ڈھاکہ مسٹر بسنت کمار داس، لیڈر حزب مخالف، حفیظ جالندھری اور مولانا صلاح الدین احمد بھی شامل ہوں گے۔ (اسٹار)

عمر پاشا سوڈان کے متعلق مصری نکتۂ نظر کی وضاحت کرینگے

لندن ۱۷ اپریل۔ باور کیا جاتا ہے۔ کہ یہاں پہنچتے ہی عمرو پاشا مسٹر انتھونی ایڈن سے ملاقات کریں گے۔

عام طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ آپ سوڈان کے متعلق حکومت برطانیہ پر مصری نکتہ نظر کی ذاتی طور پر وضاحت کریں گے۔ اس لئے ان کی آمد سے کسی نئی تحریک کے جاری ہونے کا امکان نہیں۔

دفتر خارجہ کی طرف سے اس امر پر بہت زیادہ زور دیا جا رہا ہے کہ اینگلو مصری مذاکرات کا مرکز اب لندن بننے والا ہے۔ برطانی مبصرین کا نظریہ ہے کہ عمرو پاشا کی آمد کا مقصد یہ بھی ہے کہ جو سفارتی پروگرام بڑی تیزی سے جاری تھا بحران کے سلسلے میں دونوں حکومتوں کو اطمینان سے غور کرنے کا موقع ملے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عمرو پاشا ہلالی پاشا کے ذاتی ایلچی کی حیثیت سے آرہے ہیں۔ مصری سفیر کی حیثیت سے نہیں۔

سوڈان کے علاوہ آپ حالیہ بحث کے تمام مسائل پر مصری حکومت کے نظریات کی وضاحت کریں گے۔ اور مبصرین کا نظریہ ہے کہ برطانی افواج کے تخلیے اور خطہ سویز کے دفاع کی بابت گفت و شنید کی بنیادیں طے ہو چکی ہیں — اس موقع پر برطانی سفیر سٹیونسن کو لندن واپس بلانے کا امکان بہت کم ہے مگر باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ اگر حالات میں تبدیلی ہوئی۔ تو انہیں طلب کیا جائے گا۔ (اسٹار)

درخواست دعا

اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب کا آج ملٹری ہسپتال لاہور میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے احباب کرام اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (عبد السمیع اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر مغلپورہ)